Mazhar Haq

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۸۵

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت فی پرچہ دو پیسے

127

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵	۲۱ شعبان ۱۳۵۶ھ	یوم چہارشنبہ	مطابق ۲۷ اکتوبر ۱۹۳۷ء	نمبر ۲۵۰

محکمہ انصاف کی محکمہ نظم و نسق سے علیحدگی

یہ ایک واضح حقیقت ہے۔ کہ اگر محکمۂ نظم و نسق۔ اور محکمۂ انصاف کو یکجا رکھا جائے۔ یعنی انتظامی افسروں کو ارباب انصاف و عدل پر اثر انداز ہونے کا موقعہ ملتا رہے۔ تو کئی قسم کی الجھنیں پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ اور انتظامی افسروں کے زیر اثر مجسٹریٹ حقیقی مقتضیات انصاف سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔ ہندوستان کے نظم حکومت میں یہ ایک بہت بڑا سقم ہے۔ جسے عرصہ سے محسوس کیا جا رہا ہے۔ اور جس کے ازالہ کی بھی کوشش ہوتی رہی ہے۔ لیکن ابھی تک کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ یو۔پی کی اسمبلی میں محکمۂ انتظام کو محکمۂ عدلیہ سے الگ کرنے کا بل پاس ہو چکا ہے۔ اور پونا کی تازہ اطلاع بھی مظہر ہے۔ کہ بمبئی کے وزیر قانون و امن مسٹر کے۔ ایم۔ منشی نے ایک تقریر کے دوران میں اس بات کی پرزور تائید کی ہے کہ حکومت کے انتظامی فرائض کو اس کے فرائض عدلیہ سے بالکل علیحدہ رکھا جائے۔

ہمارے نزدیک بندش شراب کے لئے جد و جہد کرنے کے بعد کانگرسی وزارتوں کا یہ دوسرا کارنامہ ہے۔ جو قابل تعریف۔ اور لائق ستائش ہے۔ کیونکہ اس کے ذریعہ سے ان گرفتاران بلا کو جنہیں انتظامی افسروں کی مصلحتوں کا نشانہ بننا پڑتا ہے۔ بہت حد تک خلاصی حاصل ہو جائے گی۔

اب جبکہ دیگر صوبوں میں محکمہ انتظام اور محکمۂ عدل الگ الگ کئے جا رہے ہیں۔ پنجاب کی یونینسٹ حکومت کو بھی چاہیئے۔ کہ اس بارے میں اپنی توجہ مبذول کرے۔

کشمیر اسمبلی میں اخراجات نظم و نسق کے متعلق تحریک تخفیف

ریاست جموں و کشمیر کی پرجا سبھا یعنی اسمبلی کے حال کے اجلاس میں حکومت کے اخراجات نظم و نسق کے متعلق جو تحریک تخفیف پیش ہوئی اور جس پر گزشتہ منگل کو بحث ہوئی۔ وہ اس لحاظ سے خاص طور پر دلچسپ ہے کہ دو نامزد ارکان کے علاوہ منتخبہ ارکان میں سے صرف دو نے اس کے خلاف تقریریں کیں۔ اور گو تقسیم آراء پر تحریک گر گئی۔ لیکن بحث نے یہ ثابت کر دیا۔ کہ عام جذبہ یہی ہے کہ حکومت کے بہت بھاری اخراجات نظم و نسق میں تخفیف کی جائے۔ یعنی حکومت کے ان بڑے بڑے افسروں کی تنخواہیں کم کی جائیں۔ جو کئی کئی ہزار روپیہ ماہوار مشاہرہ پاتے ہیں۔ کانفرنس پارٹی کے ڈپٹی لیڈر نے تحریک کی حمایت میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جہاں حکومت کے نظم و نسق پر بہت بڑی رقم صرف کی جاتی ہے۔ وہاں رفاہ عامہ کے محکموں کو کوئی امداد نہیں دی جاتی۔ ندیوں اور نالوں پر پل نہ ہونے کے باعث سینکڑوں جانیں ہر سال ضائع ہو جاتی ہیں۔ دیہات میں طبی امداد کے فقدان سے کئی دیہاتی ہلاکت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ لیکن ان باتوں کی طرف کوئی توجہ نہیں کی جاتی۔ در آنحالیکہ حکومت کے افسروں کی تنخواہوں پر چودہ لاکھ ۷۶ ہزار روپیہ صرف کر دیا جاتا ہے۔

نظم و نسق کے معیار کو بلند رکھتے ہوئے رفاہ عامہ کے شعبہ جات اور تعمیری کاموں کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دینا اس حکومت کا فرض ہے۔ جسے رعایا کی خیر خواہی اور بہبودی کا دعوےٰ ہو۔ حکومت کشمیر کو چاہیئے۔ کہ اپنے انتظامی اخراجات کو مناسب حد تک گھٹا کر رفاہ عامہ کے محکمہ جات کی کما حقہٗ امداد کرے۔

وزیر نوآبادیات برطانیہ اور فلسطین

دار العوام میں فلسطین کی تازہ شورش کے متعلق بعض سوالات کا جواب دیتے ہوئے مسٹر آرمزبی گور وزیر نوآبادیات نے مفتی اعظم فلسطین کی مخالفانہ سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ حکومت فلسطین اور ملک معظم کی حکومت کا یہ اولین فرض ہے۔ کہ فلسطین سے دہشت انگیزی کو دبانے کے لئے آہنی پنجہ سے کام لے۔

تعجب ہے۔ ہٹلر اور مسولینی جو عرصہ سے برطانیہ کو آنکھیں دکھا رہے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں تو ہمیشہ نرم لہجہ اختیار کیا جاتا ہے۔ لیکن فلسطین کے معاملہ میں آہنی پنجہ دکھایا جا رہا ہے۔ یہ قوت کی نمائش نہیں۔ بلکہ کمزوری کی بے بسی کا نتیجہ ہے۔

سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کے متعلق

ضروری اعلان

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے اب کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مطہر و مقدس زندگی کے سبق آموز اور ہدائت افروز حالات بیان کرنے اور غیر مسلموں تک پہونچانے کا خصوصیت سے انتظام کرنے کے لئے ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۷ء کا دن مقرر ہے۔ جبکہ ہر جگہ جلسہ منعقد کر کے حسب ذیل امور خصوصیت کے ساتھ بیان کئے جائیں۔

(۱) جنگوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دشمنوں سے سلوک اور اس بارہ میں حضور کا اسوۂ حسنہ (۲) دعائیں (۳) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زمانہ مستقبل کے متعلق پیشگوئیاں

ان تینوں مضامین پر اگرچہ الفضل کے گزشتہ خاتم النبیین نمبروں میں بہت سے نہائت مفصل اور اعلے پایہ کے مضامین شائع ہو چکے ہیں۔ تاہم ان پہلوؤں پر احباب کی آسانی اور سہولت کے لئے ضروری نوٹ اور مضامین الفضل کے اگلے پرچہ میں شائع کئے جائیں گے۔ احباب ان کے ذریعہ مقررہ مضامین کی تیاری کر کے سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسہ میں نہائت دلچسپ اور مؤثر تقریریں کر سکیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

تحریک جدید سال سوم کا صرف ایک ماہ باقی رہ گیا

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تحریک جدید کے مالی مطالبہ پر احباب نے اپنی خوشی سے حضور کی خدمت میں وعدے پیش کئے تھے۔ جن دوستوں نے باوجود قریباً گیارہ ماہ گزر جانے کے اپنا وعدہ پورا نہیں کیا۔ انہیں یاد رہے کہ اب صرف ایک ماہ باقی رہ گیا ہے۔ نومبر ۱۹۳۷ء کے ختم ہونے سے قبل وہ اپنا وعدہ پورا کر دیں۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان

موصیوں کے متعلق سالانہ رپورٹ

سالانہ رپورٹ کے فارم ہر جماعت کو بھیجے جا چکے ہیں۔ اگر کسی جماعت کو نہ پہونچے ہوں۔ تو وہ دفتر ہذا سے منگوا لے۔ ہر جماعت کے عہدہ داروں کا فرض ہے۔ کہ موصیوں کے حالات کے مطابق فارم پُر کر کے ارسال فرمائیں۔ ابھی تک بہت کم جماعتوں نے توجہ کی ہے۔ لہٰذا اس اعلان کو پڑھ کر جماعت کے پریذیڈنٹ یا امراء اور سکرٹری وصایا صاحبان فارم مذکور خود پُر کر کے ارسال فرمائیں۔ ہر موصی کا فارم پر کرنے کے وقت سکرٹری وصایا اور (پریذیڈنٹ یا امیر) سے مشورہ کیا جائے۔ بعض جماعتوں کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ موصیوں سے فارم پُر کرائے جاتے ہیں۔ یہ طریق صحیح نہیں۔

سکرٹری بہشتی مقبرہ

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۳ اکتوبر ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

1277	Issa	Saltpond W. Africa.
1278	Mr. Tahir S/o Kwamm Atta.	〃
1279	Salamat D/o Kwamina.	〃
1280	Hawa 〃 Kobina.	〃
1281	Fatima.	〃
1282	Mohammad S/o Abonyi	〃
1283	Musa S/o Anani Gogloza.	〃
1284	Bukar S/o Kobina Gyanfie	〃
1285	Sakeena D/o Ahief Apramder	〃
1286	Omar S/o Kmabusa.	〃
1287	Mohammad S/o Kojoassandow	〃
1288	Hawa D/o Yaw Tubaa.	〃
1289	Fatima D/o Kojo Otobna.	〃
1290	Maryam D/o Kweku Ahinfuh	〃
1291	Abbas S/o Jhon Mensah	〃
1292	Sakeena D/o Kojo Fua	〃
1293	Sara D/o Kwa Eson.	〃
1294	〃 〃 Yaw Ekwaku.	〃
1295	Abu Bakr. S/o Mohammad.	〃
1296	〃 〃 〃 Kawamini Busumbioi	〃
1297	Salamat D/o Kwamin Amponsah	〃
1298	Jamal S/o William Benson Aharm	〃
1299	Abdul Majid S/o Isaiah Ojanlaha	〃
1300	Khadikatu D/o Kasim	〃
1301	Abu Bukr S/o Kobin Tanfie	〃
1302	Mohammad S/o Ishaque Kojo Assandoh.	〃
1303	Yusuf S/o K. J. Andoh	〃
1304	Hawa D/o 〃 〃 〃	〃
1305	Maryam D/o 〃 〃	〃
1306	Fatima D/o Kojo Otabna	〃
1307	Maryam 〃 Kobina Yaw Ansah	〃
1308	Maryam 〃 〃 〃 〃	〃

(باقی)

128

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

کے متعلق

مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین کا بے بنیاد اتہام

غیر مبایعین۔ اور ان کے "امیر" کو جماعت احمدیہ۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے جو بغض و حسد پیدا ہو چکا ہے۔ اس کا مظاہرہ آئے دن ان کی تحریروں اور تقریروں میں ہوتا رہتا ہے۔ اور اب تو یہ مرض اس حد تک بڑھ گیا ہے۔ کہ وہ نہ صرف اس معاملہ میں سلسلہ کے مشہور معاندین کی ہمنوائی کر رہے ہیں۔ بلکہ ان سے بھی دو قدم آگے بڑھ گئے ہیں۔ چنانچہ گزشتہ ایام میں اخبار "احسان" نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذات مبارک کے متعلق جب یہ بہتان تراشا تھا۔ کہ جماعت احمدیہ اپنے خلیفہ کا درجہ (نعوذ باللہ) رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بلند تر تسلیم کرتی ہے تو اس کی تردید حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک خطبہ مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۳۷ء میں فرمائی۔ اور بتایا۔ کہ یہ محض ایک بہتان اور افترا ہے۔ جو حد سے بڑھی ہوئی دشمنی اور عداوت کا نتیجہ ہے۔ حضور کے اپنے الفاظ یہ ہیں:-

"جبکہ میرا دعوے یہ ہے۔ کہ میں خلیفۃ المسیح ہوں۔ اور جس کا میں خلیفہ ہوں۔ اس کا یہ دعوے ہے کہ میں غلام محمد ہوں۔ تو ان دو دعووں کے بعد کوئی احمدی یہ کس طرح خیال کر سکتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کا کوئی خلیفہ چاہے میں ہوں۔ یا کوئی اور۔ اتنا بلند درجہ رکھتا ہے کہ (نعوذ باللہ) رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی وہ بڑا ہے۔ اور خدا کے بعد اگر کسی کا درجہ ہے۔ تو اسی کا . . . . غرض ہماری تمام عزت یعنی خلفاء کی اور ہماری ہر ایک بڑائی۔ اور ہماری ہی ہر ایک خوبی اس میں ہے۔ کہ ہم اپنے آقا اور مطاع کا نام دنیا میں روشن کریں۔ اور جتنی زیادہ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کریں۔ جتنا زیادہ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درجہ دنیا میں بلند کریں۔ اسی قدر زیادہ ہماری ذمہ واری پوری ہوتی ہے"

امیر غیر مبایعین کا اتہام

اخبار "احسان" کے مندرجہ بالا اتہام کے کچھ عرصہ بعد مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین ایک خطبہ جمعہ بیان کرتے ہیں۔ جس میں حسب عادت سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذات ستودہ صفات پر نیش زنی کرتے ہوئے کہتے ہیں:-

"قادیانی خلافت اسلامی خلافت نہیں۔ یہ عیسائیوں۔ یہودیوں۔ اور آج کل کے گدی نشین پیروں کی نقل ہے . . . . قادیان میں خلیفہ کو خدا کا درجہ دیا جا رہا ہے" (العیاذ باللہ)

پھر کہتے ہیں:-

"ہمیں قادیانی جماعت پر بھی افسوس آتا ہے۔ اس کی آنکھوں پر کچھ ایسا پردہ پڑا ہوا ہے۔ کہ وہ ان تمام باتوں کو بلا سوچے سمجھے قبول کرتی چلی جاتی ہے۔ قادیانیوں کے سامنے خلیفہ کے مقابلہ پر قرآن و حدیث کا حکم پیش کرو۔ اسے رد کر دیں گے۔ حضرت مسیح موعودؑ کا قول اور عمل پیش کرو۔ اسے رد کر دیں گے۔ ویسے حضرت مسیح موعودؑ کو غلو کر کے مجدد سے نبی بنائیں گے۔ لیکن خلیفہ کے مقابلہ پر اپنے اس نبی کی بھی نہیں مانیں گے" (پیغام صلح۔ ۱۷ اکتوبر ۱۹۳۷ء)

غیر مبایعین کی کیفیت

غیر مبایعین کی کیفیت بھی عجیب ہے۔ جو روز بروز بد سے بدتر ہوتی جا رہی ہے۔ ان کے سامنے ایک شخص حلفی بیان پیش کرے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دفعہ مولوی محمد علی صاحب کی نسبت فرمایا تھا۔ کہ اس کے دہن سے یزیدی بو آتی ہے۔ اور کسی زمانہ میں یہ میری اولاد کے ساتھ وہی سلوک کرے گا۔ جو اماموں کے ساتھ یزید نے کیا تھا۔ پھر واقعات اس بیان کی تصدیق کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رویا و کشوف سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ مثلاً یہ ہے کہ رویا میں مولوی محمد علی صاحب سے کہا:-

"آپ بھی صالح تھے۔ اور نیک ارادہ رکھتے تھے۔ آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ"

اس میں صاف مذکور ہے۔ کہ مولوی صاحب ایک زمانہ میں صالح نہیں رہیں گے۔ مگر اس رویا کی تائید میں چونکہ ایک مبایع احمدی کا بیان ہے۔ اس لئے غیر مبایعین کے نزدیک وہ درست نہیں۔

لیکن مولوی محمد علی صاحب اگر منبر پر چڑھ کر محض اپنے بغض و حسد کے اظہار کے لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق یہ بہتان تراشیں۔ کہ "قادیان میں خلیفہ کو خدا کا درجہ دیا جا رہا ہے" تو غیر مبایعین اس کے متعلق ذرا چون و چرا نہیں کرتے۔ حالانکہ اس سراسر بے بنیاد الزام اور صریح جھوٹ کے متعلق بقول ڈاکٹر بشارت احمد صاحب یہی کہا جا سکتا ہے۔ کہ:-

"اس حیرت انگیز غلط بیانی پر میں پھر وہی بات کہنے کے لئے مجبور ہوں۔ کہ مسجد کے منبر پر کھڑے ہو کر جمعہ کے خطبہ میں ایسی بے سروپا باتیں کرنی۔ اور بے پر کی اڑانی کیا ایک مذہبی پیشوا (امیر) کو زیب دیتی ہے" (پیغام صلح مورخہ ۲۴ر مئی ۱۹۳۷ء)

اور "کوئی ایک غلط بیانی ہو۔ تو انسان شکوہ بھی کرے۔ مگر جہاں غلط بیانیوں کا طومار ہو۔ اور آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہو۔ تو فرمایئے۔ کس کس بات کی شکایت ہو" (پیغام صلح)

پس احباب مولوی محمد علی صاحب کے اس خطبۂ جمعہ کی عبارت سے اندازہ لگا لیں۔ کہ وہ جماعت احمدیہ کی عداوت میں کس قدر خلاف دیانت و امانت باتیں کرنے لگ گئے ہیں۔

خاکسار ملک محمد عبداللہ مولوی فاضل "جامعہ"

بلا تفصیل رقوم کے متعلق اعلان

مندرجہ ذیل احباب نے دفتر محاسب میں جس غرض کے لئے رقوم بھجوائی ہیں۔ ان کی تفصیل ہمراہ نہ آنے کی وجہ سے امانت بلا تفصیل میں پڑی ہیں۔ ان احباب کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے نام کے سامنے کی رقم کے متعلق جلد تفصیل بھجوائیں۔

(۱) سید فخر الاسلام صاحب اوورسیر سکرٹری جماعت چکوال۔ عہ ۵۰

(۲) عبدالمجید صاحب عاجز کلرک دولی کیمپ وزیرستان عہ ۲ ہر

(۳) اے۔ جی کڑک زنجبار۔ افریقہ عہ ۱۲۲ ماہ ۹ ر

(ناظر بیت المال قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احرار کی قوم و ملّت سے تازہ غدّاری

احرار اگرچہ مسلمانوں کی خیر خواہی اور ہمدردی کے دعوے تو بڑے بڑے کرتے رہے ہیں۔ لیکن جب بھی کوئی موقعہ آیا ہے۔ ہمیشہ انہوں نے قوم و ملت سے غداری کی۔ اور سخت نقصان پہونچایا ہے۔ نہ صرف اس طرح کہ لاکھوں روپیہ غریب اور فاقہ زدہ مسلمانوں کی جیبوں سے اسلام کی خدمت کے نام سے وصول کر کے عیش و عشرت مناتے رہے۔ اور اپنی جائدادیں بناتے رہے۔ بلکہ اس طرح بھی۔ کہ معاندین اسلام کا آلہ کار بن کر اور مسلمانوں کو غلط راستہ پر ڈال کر مذہبی اور سیاسی لحاظ سے مصائب اور مشکلات میں مبتلا کرتے رہے ہیں اس کی نہائت ہی رنجیدہ مثال لاہور کی مسجد شہید گنج کے انہدام کا واقعہ ہے۔ اس وقت جبکہ مسلمانانِ ہند عموماً اور مسلمانانِ پنجاب خصوصاً مسجد شہید گنج کے متعلق نہائت بے چینی اور اضطراب میں مبتلا تھے۔ لاہور کے غیور نوجوان مسجد کو بچانے کی خاطر اپنے سینوں پر گولیاں کھا کر خاک و خون میں لوٹ رہے تھے۔ اور ایک کہرام مچا ہوا تھا۔ لیڈرانِ احرار ایک طرف تو علی الاعلان مسلمانوں سے یہ کہہ رہے تھے۔ کہ وہ حرام موت مر رہے ہیں۔ اور دوسری طرف فرما رہے تھے۔ کہ بازاری اور آوارہ لوگ اس چیز کے حصول کی کوشش کر رہے ہیں۔ جس کا انہیں کوئی حق نہیں۔ کیونکہ قانون مسجد شہید گنج کا قبضہ سکھوں کو دلا چکا ہے۔ اب وہ اسے جس طرح چاہیں استعمال کر سکتے ہیں ؛

ظاہر ہے۔ کہ جب مسلمانوں کی دینی اور دنیوی راہ نمائی کے دعویدار یہ کہہ رہے ہوں۔ اور اندر اندر ہی یہ جدوجہد بھی کر رہے ہوں۔ کہ مسلمانوں کو مسجد شہید گنج کے حصول میں کامیابی نہ ہو۔ جیسا کہ مولوی مظہر علی صاحب اظہر جنرل سکرٹری احرار کے ان قلمی خطوط سے ثابت ہو چکا ہے۔ جن کا عکس پبلک میں آ چکا ہے۔ تو کس طرح ممکن تھا۔ کہ مسلمانوں کو کامیابی ہوتی۔ آخر وہی ہوا جو احرار کا منشاء تھا۔ کہ مسجد شہید گنج کی اینٹ سے اینٹ بجادی گئی۔ اور اس کا نشان تک مٹا دیا گیا۔ یہ سب کچھ محض لیڈران احرار کی غداری اور ملت فروشی کے نتیجہ میں ہوا ؛

اس پر اگرچہ مسلمانوں نے احرار سے سخت مواخذہ کیا۔ ان کے وہ لیڈر جنہیں چند ہی روز پہلے سر آنکھوں پر بٹھایا جاتا تھا۔ حد درجہ ذلیل و رسوا کئے گئے۔ انہیں غدار اور ملت فروش کہا گیا۔ اور ان کا کشکول گدائی پہلے کی طرح بھرنا چھوڑ دیا۔ لیکن احرار کچھ ایسی مٹی کے بنے ہوئے ہیں۔ کہ بجائے عبرت حاصل کرنے کے انہوں نے مسلمانوں کے ساتھ پہلے سے بھی بہت زیادہ خطرناک اور نقصان رساں غداری کرنے کی اس لئے ٹھان لی۔ کہ ان لوگوں سے جو مسلمانوں کو اپنا غلام بنانے کی سر توڑ کوشش کر رہے ہیں اپنے ہاتھ رنگ سکیں۔ اس کے لئے اندر ہی اندر پخت و پز اسی وقت سے ہو رہی تھی۔ جبکہ کانگرس نے ہندوستان کے سات صوبوں میں اپنی حکومت قائم کر لینے کے بعد پنجاب اور بنگال میں بھی اپنی حکومت قائم کرنے کا خواب دیکھنا شروع کیا۔ چنانچہ "ناردرن انڈیا پبلسٹی سروس" کی طرف سے اخبارات میں یہ اعلان شائع ہو چکا ہے۔ کہ

"نہائت مصدقہ ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ستیہ پال ٹولی کے چند ارکان نے اس رائے کا اظہار کیا ہے۔ کہ پنجابی مسلمانوں کو کانگرس کے جھنڈے کے نیچے جمع کرنے اور مسلم لیگ سے بدظن کرنے کے لئے ضروری ہے کہ مجلس احرار اسلام کی خدمات حاصل کی جائیں۔ اس سلسلہ میں احرار کی خدمات قیمت پر حاصل کی گئی ہیں۔ اور بعض احراری نوکر رکھے گئے ہیں۔ کانگرسی لیڈر یہ برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ مسلمانوں کی دیہاتی آبادی میں مسلم لیگ کا پرچار کیا جائے۔ اس سلسلہ میں کانگرس کے صدر اور احراری لیڈروں کی باہم گفتگو ہو چکی ہے"

(زمیندار ۱۴ ار اکتوبر)

اس کا ایک خارجی ثبوت تو اسی وقت مل گیا۔ جبکہ مجلس احرار نے اعلان کیا۔ کہ احرار کو کانگرس میں شامل ہونے کی کھلی اجازت ہے۔ لیکن اچھی طرح بھانڈا اب پھوٹا ہے۔ جبکہ مسلمانانِ ہند نے لکھنؤ میں مسلم لیگ کا جلسہ کیا۔ اور تمام سرکردہ مسلمان مسلمانوں کے حقوق اور اسلامی مفادات کی حفاظت کے لئے مسلم لیگ کے جھنڈے کے نیچے اکٹھے ہوئے۔ اس موقعہ پر احراری ٹولی نہ صرف مسلم لیگ میں شریک نہیں ہوئی۔ بلکہ اس کے جو ارکان پہلے مسلم لیگ کے ممبر تھے۔ وہ بھی مستعفی ہو کر کانگرس میں شریک ہو رہے ہیں۔ اور یو۔پی کی مجلس احرار نے طے کر لیا ہے۔ کہ کوئی احراری لیگ کا ممبر نہیں رہ سکتا۔ (ملاحظہ ہو اخبار پرتاپ ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۷ء)

گویا اس نہائت ہی نازک وقت میں جبکہ مسلمان چاروں طرف سے خطرات میں گھر چکے ہیں۔ اور ہندو پنجاب اور بنگال میں بھی جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ ان کو ہڑپ کر جانے پر تلے ہوئے ہیں۔ اور علی الاعلان کہہ رہے ہیں۔ کہ موجودہ وزارتوں کو بدل کر ہندو وزیر مقرر کریں گے۔ احراری مسلمانوں سے کٹ کر کھلم کھلا ہندوؤں سے جا ملے ہیں۔ یہ اتنی بڑی غداری ہے جس سے بڑھ کر بحالات موجودہ ذہن میں آ ہی نہیں سکتی ؛

ذرا غور فرمائیے ایک طرف تو ہر صوبہ کے مسلمان کانگرس کے موجودہ طریق عمل سے نالاں ہیں۔ اس کے خلاف اظہار رنج و الم کے لئے لکھنؤ میں ایک عظیم الشان جلسہ کرتے ہیں۔ جس کی مثال مسلم لیگ کی اس وقت تک کی ہسٹری میں نہیں ملتی ؛

پھر مسٹر جناح جیسے آل انڈیا مسلم لیڈر کہتے ہیں:۔

"کانگرس نے اپنی تمام لن ترانیوں کے باوجود گزشتہ سالوں میں مسلمانوں کے لئے کچھ نہیں کیا۔ وہ مسلمانوں اور دوسری اقلیتوں کے دلوں میں اعتماد و احساس طمانیت کے جذبات پیدا کرنے سے یکسر قاصر رہی۔ کانگرس نے مسلم عوام سے ربط ضبط پیدا کرنے کے پردہ میں یہ کوشش کی۔ کہ مسلمانوں میں پھوٹ پڑ جائے۔ وہ کمزور اور منتشر ہو جائیں۔ یہ کانگرس کی ایک خطرناک چال ہے"؛

مگر دوسری طرف احرار ہیں جو نہ صرف خود کانگرس میں شامل ہو چکے ہیں۔ بلکہ یہ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ اور مسلمانوں کو بھی شامل کریں اور اجیر بن کر جگہ بجگہ پراپیگنڈا کر رہے ہیں ؛

کیا ہی رونے کا مقام ہے کہ

احرار سے چند اہم سوالات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احرار نے اپنے ذاتی اغراض و مقاصد کی خاطر حال میں جس غداری کا ارتکاب کیا ہے۔ اس نے اس کے دیرینہ ہواخواہوں اور مددگاروں کو بھی اس سے کبیدہ خاطر اور متنفر کر دیا ہے۔ چنانچہ اخبار "احسان" جو احرار کا بہت بڑا حامی تھا۔ اس نے اپنے ۲۵ را کتوبر کے پرچہ میں حسب ذیل مضمون شائع کیا ہے:۔

مجلس خلافت سے علیحدہ ہونے والی وہ مشہور پنجابی ٹولی جس نے احرار اسلام کے نام سے اس لئے ایک نئے نظام کی بنیاد رکھی تھی۔ کہ اس کی رائے میں کانگرس کا طرزِ عمل مسلمانوں کے جداگانہ اجتماعی وجود کو بے نشان کر کے ملک کی ہندو جمعیت میں فنا کر دینا چاہتا تھا۔ چند سال کے بعد از سرِ نو کانگرس کے ساتھ اس نوع کے اتحاد کا عہد کر چکی ہے۔ جو مجلس خلافت اور کانگرس کے مابین مختصر عرصہ کیلئے قائم رہا۔ اور اس کے بعد ٹوٹ کر قصۂ ماضی بن گیا۔ خلافت اور کانگرس کا اتحاد کیوں ٹوٹا؟ اس کی ذمہ داری ہندو کانگرس پر عائد ہوتی ہے۔ یا اس جماعت پر جو آج مجلس احرار ہے اور اگلے وقتوں میں مجلس خلافت تھی؟ یہ وہ سوالات ہیں۔ جن کا جواب مجلس احرار کے ذمہ ہے۔ اگر کانگرس کا کوئی قصور نہیں تھا۔ تو احرار کی اس سے علیحدگی ایک جرم اور جنگ آزادی وطن پر ایک ظلم عظیم تھا۔ اور اگر کانگرس کا مسلک فی الحقیقت مسلمانوں سے معاندانہ تھا۔ تو احرار مسلمانوں کے سامنے اس سوال کا جواب دینے پر مکلف ہیں۔ کہ کانگرس نے اپنے مسلک میں وہ کونسی تبدیلی کی ہے۔ جس کی بنا پر ان احرار کے لئے جنہوں نے پہلے اس سے رشتہ توڑا تھا۔ اب اس سے رشتہ جوڑنا جائز ہو گیا؟

ہندوستان کی رائے عامہ علی العموم اور مسلمانانِ ہند علی الخصوص اس امر کے مستحق ہیں۔ کہ احرار اور کانگرس کے مابین عہد و پیمان کے جو شرائط طے ہوئے ہیں۔ وہ روشنی میں لائے جائیں

کیا احرار نے کانگرس کے سامنے اپنی گزشتہ اسلامی سیاسیات کے باطل ہونے کا اعتراف کر لیا ہے؟ کیا رنگیلا رسول ایجی ٹیشن اور کشمیر ایجی ٹیشن بیجا مشاغل تھے؟ اور کیا احرار نے عہد کر لیا ہے۔ کہ اس نوع کے اسلامی مسائل اگر مستقبل میں پیش آئیں تو وہ ان سے اسی طرح پہلو تہی کریں گے جس طرح انہوں نے شہید گنج کی تحریک سے کی ہے؟

اگر ان سوالات کا جواب اثبات میں ہے۔ تو انصاف اور دیانت کا تقاضا ہے۔ کہ مجلس احرار مسلمانوں سے صاف صاف کہدے۔ کہ ان کا تمام گزشتہ سیاسی دور سراسر گمراہی پر مبنی تھا۔ اور آئندہ کے لئے وہ کانگرس کے ساتھ غیر مشروط اتحاد کرنے میں مسلمانانِ ہند کی فلاح مضمر سمجھتے ہیں۔ اور اگر مجلس احرار نے اپنے دفاتر پر خطِ تنسیخ نہیں کھینچا۔ اور اگر ان کی جداگانہ تنظیم اور ان کا امتیاز آئین قائم ہے۔ تو ہم کانگرس سے پوچھتے ہیں۔ کہ اس کے وہ قطعی و حتمی اصول کہاں گئے۔ جن کے رو سے کسی قوم کی جداگانہ تنظیم قابل تسلیم نہیں تھی۔ اور جن کے رو سے مسلم لیگ اپنے ترقی پسندانہ عزائم و مقاصد کے باوجود محض اس وجہ سے اچھوت قرار دی گئی تھی۔ کہ کانگرس ہندوستان کی تمام اقوام کے حقوق کی حفاظت کا حق اپنے لئے محفوظ رکھنے پر ڈٹی ہوئی ہے۔ کیا مسلم لیگ سے بیزاری اور احرار سے پیار اس وجہ سے نہیں کہ ہندو کانگرس کے دکھانے کے اصول خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہوں۔ اس کا حقیقی مسلک یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کی صرف اس جماعت سے اتحاد کیا جائے۔...

مسٹر جناح جنہیں تمام ہندوستان کے مسلمانوں نے سوائے احرار کے اپنا سیاسی قائد تسلیم کر لیا ہے۔ یہ فرماتے ہیں۔ کہ

"اس سے بڑھکر شکست خوردہ ذہنیت کا اور کیا مظاہرہ ہو سکتا ہے کہ ہم اپنے آپ کو دوسروں کے رحم اور کرم پر چھوڑ دیں۔ اور اس سے زیادہ مسلمانوں کے ساتھ دشمنی اور غداری اور کیا ہو سکتی ہے۔ اگر اس پر عمل کیا گیا تو اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ وہ اپنے محضر قتل پر اپنے ہاتھوں مہر ثبت کرینگے"

لیکن صدر احرار مولوی حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی کانگرسی کھونٹے پر کود کود کر عام جلسوں میں مسلمانوں کو یہ تلقین کر رہے ہیں۔ کہ

"مسلمانوں کو غیر مشروط طور پر ملک کی خدمت کرنے کے لئے کانگرس میں شامل ہو جانا چاہیئے۔ میں کاغذی معاہدوں کا قائل نہیں"

{ملاحظہ ہو جمعیۃ العلماء ہند کا ترجمان الجمعیۃ ۱۶ را کتوبر ۱۹۳۶ء}

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ احراری لیڈر کس طرح غیروں کے ہاتھ پر بک چکے ہیں۔ اور کس دیدہ دلیری سے مسلمانوں کو ادھر لے جانا چاہتے ہیں۔ جدھر ہندوستان کے تمام مسلمہ مسلمان لیڈر تباہی اور ہلاکت کا گڑھا بتا رہے ہیں اور اس سے بچنے کی بار بار نصیحت کر رہے ہیں۔

ایسے غدار اور قوم فروش احرار کو ایسا سبق سکھانا چاہیئے۔ کہ وہ پھر غداری کا ارتکاب کرنے کے قابل ہی نہ رہیں ؛

"بشارت احمد" بجواب "قادیانی مذہب"

اس سے پیشتر کتاب بشارت احمد کے متعلق دو اعلان احباب جماعت کی نظر سے گذر چکے ہیں۔ "بشارت احمد" الیاس برنی کی کتاب قادیانی مذہب کے جواب میں لکھی گئی ہے۔ قادیانی مذہب میں مصنف مذکور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے علماء کرام کی تصانیف سے کثیر تعداد میں اقتباسات غیر مکمل اور غلط شکل میں پیش کر کے ایسے زہریلے پروپیگنڈے کا مواد جمع کر دیا ہے۔ جو خطرناک نتائج کا پیش خیمہ ہو سکتا ہے کیونکہ عوام کی طبائع پر یہ اثر ہو سکتا ہے۔ کہ مذکورہ کتاب میں چونکہ سلسلہ احمدیہ کی مسلمہ اور مصنفہ کتب کے حوالجات درج کئے گئے ہیں۔ اس لئے شائد فی الحقیقت ہمارے عقائد اور خیالات بھی وہی ہیں۔ جو ان غیر مکمل و غیر مربوط اور غلط اقتباسات سے ظاہر ہوتے ہیں۔ اس لئے کسی ایسی کتاب کا شائع ہونا ضروری تھا۔ جس سے اس پروپیگنڈے کا قرار واقعی انسداد اور سدباب ہو سکے۔ سو الحمد للہ کہ کتاب بشارت احمد اس خوبی کی بہترین طور پر حامل ہے۔ علاوہ بریں اس کتاب میں عقائد سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات حضرت اقدس کی پیشگوئیوں اور مسائل مختلفہ پر مبسوط اور مدلل بحث کی گئی ہے جس سے کتاب کی اہمیت میں معتدبہ اضافہ ہو گیا ہے۔ قریباً چار سو صفحہ کی کتاب کے باوجود قیمت صرف ایک روپیہ چار آنہ (عہ) رکھی گئی ہے۔

میں سلسلہ کے مخلص اور تبلیغ کا جوش رکھنے والے احباب سے پُرزور اپیل کرتا ہوں۔ کہ اس کتاب کے حلقہ اشاعت کے وسیع کرنے میں ممد و معاون ہو کر علمی فوائد کے علاوہ عنداللہ بھی ماجور ہوں۔ کتاب چند دن تک طیار ہو جائیگی۔ اور اتنی تعداد میں ہی شائع ہوگی جتنی تعداد میں آرڈرز وصول ہونگے۔ اس لئے جو احباب کتاب مذکور خریدنا چاہیں اپنے آرڈر جلد سے جلد ابوعثمان صاحب نیز کا پیج دار الفضل قادیان کے نام بھجوادیں۔

پنجاب کے جیل خانوں کی سالانہ رپورٹ کا خلاصہ

جیل خانجات پنجاب کے نظم و نسق کے متعلق سالانہ رپورٹ بابت سال ۱۹۳۶ء سے معلوم ہوتا ہے کہ صوبہ ہذا کے جیل خانوں کی روزانہ اوسط آبادی اتنی کم رہی کہ ۱۹۳۰ء کے بعد اب تک کبھی اس درجہ تک کم نہیں ہوئی تھی۔ جیل خانوں کی آبادی میں جو عمل تخفیف رونما ہوا تھا اور جس میں ۱۹۳۵ء میں ایک تشویشناک خلل واقع ہو گیا تھا۔ وہ اب از سر نو خوش آئند انداز میں درجہ اعتدال پر آ رہا ہے۔ اس کمی کی ایک وجہ تو بے شبہ مقروضیت کے متعلق وہ نیا قانون ہے۔ جس سے دیوانی قیدیوں کی تعداد نمایاں طور پر گھٹ گئی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی فوجداری قیدیوں کی تعداد میں بھی معتدبہ تخفیف واقع ہوئی ہے یہ معلوم کرنا اطمینان بخش ہے کہ سال زیر تبصرہ میں یہ عمل تخفیف اتنے اچھے طریق پر جاری رہا۔ کہ گورنمنٹ قلعہ اٹک کے کیمپ جیل کو بند کر دینے کا حکم دینے کے قابل ہو گئی۔ یہ معلوم کرنا مزید طمانیت کا موجب ہے کہ جیل خانوں کی آبادی کی صحت عمدہ رہی اور سال ماسبق کے مقابلہ میں جو باعتبار صحت ایک غیر معمولی سال تھا۔ کسی قدر بہتر رہی شرح اموات فی ہزار ۹.۰۸ تھی جو صوبہ کے لئے کم از کم شرح اموات کا ایک ریکارڈ ہے رپورٹ مذکور کے ان طمانیت بخش پہلوؤں کے بالمقابل ایسے قیدیوں کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہوا۔ جن کو قید محض کی سزا دی گئی۔ قید محض کی سزا اپنی نوعیت میں عبرتناک نہیں ہوتی۔ لہٰذا جیل خانوں کے نظم و نسق پر اس کا خراب اثر پڑتا ہے اور یہ خود قیدیوں کے لئے بھی ازبس ضرر رساں ہوتی ہے کیونکہ انہیں اپنے جسم اور دماغ کی ورزش کے لئے

کسی شغل سے واسطہ نہیں ہوتا۔ اس قسم کے قیدیوں کی اوسط فی صدی سال زیر تبصرہ میں ۷.۰۶ تک پہنچ گئی جو ۱۹۲۸ء اور ۱۹۲۹ء کی رپورٹوں کے مقابلہ میں بقدر ۹ کم ہے۔ شاید اس کی ایک وجہ یہ ہو۔ کہ ریلوے حکام نے ٹکٹ کے بغیر سفر کرنے والوں کے خلاف استغاثہ دائر کرنے میں بیش از پیش سرگرمی کا اظہار کیا ہے جرمانہ ادا کرنے سے قاصر رہنے کی بنا پر بھی قیدیوں کی تعداد بڑھ گئی۔ ان کوائف کا ایک اور پہلو یہ ہے کہ تھوڑے سے لڑکوں کو ایک خاص بورسٹل ایکٹ کے ماتحت محبوس کرنے کا حکم دیا گیا۔ اور یہ معاملہ غور و توجہ کے لائق ہے۔

جیل خانوں کی مصنوعات

جیل خانوں کی مصنوعات کے متعلق رپورٹ کے مندرجہ کوائف طمانیت بخش صورت حالات کے شاہد ہیں۔ اور سال ماسبق کے مقابلہ میں نفع بھی بیشتر ہوا ہے۔ بہر حال جیل خانوں میں صنعت و حرفت کے انتظام کا جائزہ محض یا زیادہ تر نفع و نقصان کے نقطہ نظر سے نہیں لینا چاہیئے۔ قیدیوں کے لئے موزون کام بہم پہنچانے اور جب وہ رہا ہو کر باہر آئیں۔ تو ان کو حتی الامکان مختلف حرفتوں کی تربیت دینے اور ان کے لئے دیانتدارانہ اور نفع آور ذریعہ معاش پیدا کرنے کی ضرورت اتنی ہی اہم ہے جس قدر کہ ان مصنوعات کے ذریعہ نفع کمانے کی ضرورت گذشتہ چند ماہ سے گورنمنٹ نے مصنوعات جیل کا ایک سوپرنٹنڈنٹ (نگران) کی نئی آسامی مقرر کی ہے جس کے لئے ایک اب افسر چنا گیا ہے جو ڈسٹرکٹ جیل کے سپرنٹنڈنٹ کی حیثیت سے شعبہ مصنوعات میں غیر معمولی طور پر کامیاب رہا ہے۔ اس نئے تقرر سے صوبہ بھر میں مصنوعات کے کام کو مربوط کرنے اور ان کے معیار کو بہتر بنانے اور انہیں منڈی میں لانے کے لئے بہتر طریقے وضع کرنے کے کام میں کافی سہولت ہو جائے گی۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسپکٹران بیت المال کا دورہ

حکیم فیروز الدین صاحب انسپکٹر کی بیماری کی وجہ سے ان کے حلقہ میں دورے کے لئے۔ نیز بعض اور ملحقہ انجمنوں میں مولوی عبد العزیز صاحب و قریشی امیر احمد صاحب انسپکٹر کو بھیجا جا رہا ہے۔ جس علاقہ یا انجمنوں میں دورہ کرنا ہے۔ وہ ان کے نام کے سامنے درج کر دیا گیا ہے۔ عہدہ داران انجمن ہائے متعلقہ سے درخواست ہے کہ وہ ان کے کام میں تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ مولوی عبد العزیز صاحب مندرجہ ذیل انجمنوں اور علاقہ میں دورہ کریں گے۔

چک ۴۸/۷، ۴۳/۷، ۳۳، ۳۷/۷، ۴/۷، ضلع سرگودھا۔ ضلع گوجرانوالہ باستثنٰی انجمن ہائے احمدیہ وزیر آباد، لویریوالہ۔ کھیوالہ۔ لکا کولو۔ لنگے ضلع لائل پور کی تمام انجمنیں۔ چنیوٹ ندہ ساز ضلع جھنگ

قریشی امیر احمد صاحب مندرجہ ذیل انجمنوں اور حلقوں میں دورہ کریں گے ضلع جھنگ۔ باستثنٰی انجمن۔ چنیوٹ لالیاں ضلع سرگودھا۔ باستثنٰی انجمن ہائے احمدیہ چک ۸/۴۸، ۴/۳۲، ۳/۳۳، ۳۷/۷، ۴/۷ ضلع منٹگمری۔ ضلع ملتان کی صرف انجمن خانیوال

ناظر بیت المال قادیان

ایک ماہ میں انگریزی آجائیگی

جو لوگ انگریزی اخبارات نہیں پڑھ سکتے جو طلبا انگریزی میں کمزور ہیں جو بغیر استاد انگریزی میں گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔ وہ لوگ ہماری انگلش ٹیچر کا اگر ایک سبق روزانہ یاد کر لیا کریں تو ایک ماہ میں انگریزی کی تمام مشکلات کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اگر کوئی شخص انگریزی کا ایک حرف بھی نہ جانتا ہو۔ تو اس کتاب کی مدد سے وہ انگریزی کا ماہر ہو جائیگا قیمت ایک روپیہ۔ رسالہ محشر خیال جامع مسجد دہلی

130

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امانت ذاتی کی طرف احباب توجہ فرمائیں

مجلس مشاورت منعقدہ اکتوبر ۳۶ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ جن احباب کے پاس مخصوص اغراض مثل تعمیر مکان۔ خرید اراضی۔ بیاہ شادی یا تعلیم وغیرہ کی غرض سے کچھ روپیہ جمع ہو۔ اور انکو اس روپیہ کی فوری ضرورت نہ ہو۔ انکو چاہیے کہ بجائے اپنے پاس یا اپنے طور پر ڈاکخانہ یا بنک وغیرہ میں جمع رکھنے کے ایسے روپیہ کو صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں بطور ذاتی امانت جمع کرا دیں۔ یہ روپیہ جب بھی ضرورت ہو۔ واپس لیا جا سکتا ہے۔

پھر فرمایا۔ کہ یہ بہت معمولی اور چھوٹی سی بات ہے۔ مگر اس طریق سے صدر انجمن کی امانت میں دس۔ پندرہ بیس لاکھ روپیہ جمع ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر ایسا نہ ہوا۔ تو میں یہ نہیں مانونگا۔ کہ دوستوں کے پاس روپیہ نہیں بلکہ یہ سمجھونگا۔ کہ اس طرف توجہ نہیں کیگئی۔ اسوقت تک تین سو ستر کے قریب دوستوں نے نئے حسابات کھلوائے ہیں۔ اور اپنا فالتو روپیہ صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں داخل کرا دیا ہے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ ابھی سینکڑوں دوست ایسے ہیں جنہوں نے اسطرف توجہ نہیں فرمائی پس احباب کو چاہیے کہ صدر انجمن احمدیہ کی مالی مدد کرنے اور ثواب حاصل کرنے کے اس آسان طریق پر خود بھی عمل کریں۔ اور دوسرے دوستوں کے علم میں بھی اس تحریک کو لائیں۔ اور انہیں بھی اس پر عمل کرنے کی ترغیب دیں۔ قواعد ذاتی امانت نظارت بیت المال سے منگوائے جا سکتے ہیں۔ ناظر بیت المال قادیان

چمبہ کا خالص شہد

مجھے اس امر کے تصدیق کرنے میں خوشی ہے۔ کہ مرزا احسین بیگ صاحب تاجر چمبہ بڑی احتیاط اور محنت سے خالص شہد بغیر ہاتھ لگائے مشینوں سے صاف کر کے مہیا کرتے ہیں میں نے بذات خود ان کے کارخانے کا معائنہ کیا۔ ان کے ہاں اور گھر پر آکر خود بھی ان کے شہد کا استعمال کیا۔ نیز میری لڑکیوں نے بھی ان کے شہد کا تجربہ کیا۔ اور اس کے خالص اور مفید ہونیکا مجھ سے اقرار کیا۔ لہذا میں اپنے دوستوں سے پر زور سفارش کرتا ہوں۔ کہ وہ مرزا صاحب محترم سے شہد منگوا کر استعمال کریں۔ اس طرح جماعت چمبہ کی مدد اور اپنا بھلا ہو گا۔ مرزا صاحب کا تیار کردہ شہد ہمالیہ کے خاص جنگلی پھولوں سے جنگلی مکھیوں کا بنایا ہوا سفید رنگ خوش ذائقہ خوشبودار خالص شہد ہے۔ اور یقیناً بہت سے دوسرے شہد کے کارخانوں سے بہتر ہے۔ قیمت فی سیر صرف ایک روپیہ (عہ) (الحاج مولوی) عبد الرحیم نیر قادیان

پتہ:۔ مرزا احسین بیگ صاحب احمدی ریاست چمبہ براستہ ڈلہوزی (پنجاب)

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کیلئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے ۱۸ گھنٹے تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہو گی۔ یہ دوا رخسار کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ جوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی باہ ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آجتک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عما) نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوایئے۔ ہر مرض کی مجرب دوا منگایئے۔ جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ۔

تعارف

ہومیو پیتھک علاج ایک نعمت عظمیٰ ہے۔ اس کی مقبولیت عام ہے جس نے ایک بار آزمایا دوسرا علاج پسند نہ کیا۔ خلق خدا کے لئے اس میں بے شمار فائدے ہیں۔ کڑوی کسیلی دوا کشتہ جات کا استعمال اس علاج میں نہیں ہے۔ نہ ہی انجکشن کے بد اثرات پیدا ہوتے ہیں۔ فصد اور اپریشن کی ضرورت نہیں ہر مرض میں کھانے کی دوا حیرت انگیز اثر کرتی ہے۔ دوائیں نہایت زود اثر اور بے خطا ہیں۔ ضرورت مند ایک آنہ تحریک جدید کے لئے مقامی سیکرٹری کو دیں۔ کسی مرض کے متعلق مفت مشورہ لیں۔ اس علاج کو نہایت مفید پائیں گے۔

ایم۔ ایچ احمدی کاسگنج جنکشن یو۔ پی

ماں کا خط اپنی بیٹی کے نام

میری نور نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے ابھی دو مہینے باقی ہیں۔ اور تم نے ابھی سے گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کر دیئے ہیں۔ اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت ہی مشکل ہوتی ہیں۔ اور بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ تمہارے ابا جان ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور سے اکسیر تسہیل ولادت منگا دیا کرتے تھے۔ اس سے بچہ آسانی کے ساتھ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں۔ قیمت بھی اس کی زیادہ نہیں شاید دو روپے آٹھ آنہ (عہ) ہے۔ جو کہ فوائد کے لحاظ سے بالکل حقیر ہے۔ اپنے میاں سے کہہ کر یہ دوائی ضرور منگوا رکھیں۔

مفرح یاقوتی

شادی ہو گئی ہے آپ جو چیز چاہتے ہیں وہ یہ ہے

یہ مرد عورت کیلئے تریاقی نہایت تفریح بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کیلئے ایک لاثانی دوا ہے۔ اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ تندرستی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ آج ہی استعمال کر کے لطف زندگی اٹھایئے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کیلئے اکسیر چیز ہے۔ حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپے قیمت سنکر نہ گھبرایئے۔ نہایت ہی قیمتی اور نہایت عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزا مثلاً سونا عنبر موتی کستوری جدوار اصیل یاقوت مرجان کہربا زعفران ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس مفرح ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے۔ تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے۔ علاوہ اس کے ہندوستان کے رؤسا امراء و معززین حضرات کے بیشمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل و عیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اس کے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے اندر کوئی زہریلی اور نشی دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہے مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اس کے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے۔ پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ (صہ) میں ایک ماہ کی خوراک۔

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں!

جافا ۲۴ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے جس یہودی انسپکٹر تعلیمات کو میر بازار گولی کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ وہ ہسپتال میں مرگیا ہے۔ حملہ آور کا کوئی سراغ نہیں مل سکا۔ پولیس نے اعلان کیا ہے کہ جو شخص اس سلسلہ میں کوئی صحیح سراغ دے گا۔ اسے ایک ہزار پونڈ نقد انعام دیا جائے گا۔

بہرام پور ۲۴ر اکتوبر۔ کل آل بنگال مسلم کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے مسٹر محمد علی جناح نے کہا۔ اس ملک میں خواہ کوئی آئین رائج ہو۔ اور وہ خواہ کسی کے ہاتھوں تشکیل پائے۔ اس میں مسلمانوں کے مفاد کی کلی طور پر حفاظت ہونی چاہیئے۔ اگر مسلمانان ہند نے اس میدان کو چھوڑ دیا۔ تو مسلمان تباہ ہو جائیں گے۔ اور ان کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا جائیگا

لنڈن ۲۴ر اکتوبر۔ برطانوی پارلیمنٹ کے ہر دو ایوانوں میں ملک معظم کی جو تقریر پڑھ کر سنائی گئی۔ اس میں ہندوستان کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ جس کے ذریعہ ہندوستان کے صوبوں کو ذمہ دار حکومت دی گئی ہے۔ اور گورنمنٹ آف برما ایکٹ کے قواعد پر اس سال سے عمل شروع ہوگیا ہے۔ اور میں دونوں ممالک کی ترقی کی حالت کا نہایت دلچسپی سے مطالعہ کر رہا ہوں مجھے امید ہے۔ کہ بہت جلد ہندوستان میں فیڈریشن کی سکیم کو عملی جامہ پہنایا جائے گا۔

مدراس ۲۴ر اکتوبر۔ گورنر مدراس نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ ان کے اعزاز میں جو دعوتیں دی جائیں۔ ان میں انہیں یا ان کے سٹاف کو شراب پیش نہ کی جائے۔ جب گورنمنٹ شراب کی بندش کرا رہی ہے تو مجھے بھی اس کی پابندی کرنی چاہیئے۔

لکھنؤ ۲۴ر اکتوبر۔ "زمیندار" ۲۶ر اکتوبر لکھتا ہے۔ کہ سفر خرچ کے بہانہ سے دہلی کے دو مشہور کانگرسی مولویوں اور احرار کے دو لیڈر دلی کو ۳-۴ سو روپیہ دے کر اور چار دیگر مستقل تنخواہ دار مولویوں کو پانچ پانچ روپیہ یومیہ علاوہ سفر خرچ الاؤنس دے کر بجنور روانہ کیا گیا ہے۔ اسی طرح احراری کارکنوں کو کانگرسی پراپیگنڈا کے لئے بھرتی کیا گیا ہے انہیں سفر خرچ کے علاوہ آٹھ آٹھ آنہ یومیہ ملیں گے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ کانگرس کی چند دستاویزات مسلم لیگ کے ایک رکن کے ہاتھ لگی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کانگرس نے بھی برطانیہ کی طرح "تفرقہ ڈالو اور حکومت کرو" کی پالیسی کو اختیار کیا ہے اور وہ احراری ملاؤں کو روپیہ دے کر مسلم لیگ سے ٹکرانا چاہتی ہے

لکھنؤ ۲۴ر اکتوبر۔ سید علی ظہیر پسر سر وزیر حسن نے مسلم لیگ کی رکنیت سے استعفیٰ دیدیا ہے۔

بنارس ۲۴ر اکتوبر۔ حکومت یوپی ہائی سکولوں تک کے نصاب تعلیم میں زبردست تبدیلیاں کرنے والی ہے اس بارے میں عنقریب ایک کمیٹی قائم کی جائے گی۔

لکھنؤ ۲۴ر اکتوبر۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس منعقدہ لکھنؤ کی کارروائی کے لئے حکومت نے اجلاس میں سی آئی ڈی مقرر کی تھی۔ اس کے خلاف بحث کرنے کے لئے ایوان بالا میں تحریک التوا پیش کی گئی۔ جو سر سیتارام صدر نے منظور کر لی ہے۔

کانپور ۲۴ر اکتوبر۔ مولانا حسرت موہانی رضاکاروں کی معیت میں عازم بجنور ہو گئے ہیں۔ تاکہ مسلم لیگ کے امیدوار کی حمایت کر سکیں۔

قاہرہ ۲۴ر اکتوبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جامع ازہر کے سامنے کل دو ہزار طلبہ نے مظاہرہ کیا۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر گولی چلائی اور ایک سو طلبا کو گرفتار کر لیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ مظاہرہ حکومت مصر کی برطانیہ نواز پالیسی کے خلاف کیا گیا تھا۔

بمبئی ۲۴ر اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق حکومت بمبئی نے فیصلہ کیا ہے کہ ۱۹۳۲-۳۳ء کی تحریک سول نافرمانی میں جس قدر جائدادیں ضبط اور قرق کی گئی تھیں۔ انہیں اصلی مالکوں کے حوالہ کر دیا جائے۔ جائداد منقولہ بھی واپس کر دی جائے گی۔

امرتسر ۲۴ر اکتوبر۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۱ آنہ ۳ پائی سے ۳ روپے ۳ آنے تک۔ نخود حاضر ۲ روپے ۴ آنے ۹ پائی۔ کھانڈ دیسی ۶ روپے ۱۵ آنے سے ۷ روپے ۱۱ آنے تک۔ کپاس ۴ روپے ۱۵ آنے روئی ۱۱ روپے ۱۲ آنے سونا ۳۵ روپے ۱۰ آنے اور چاندی دیسی ۵۱ روپے ۴ آنے

کلکتہ ۲۴ر اکتوبر۔ کلکتہ کے ایکسچینج ریٹ حسب ذیل ہیں۔ لنڈن ۱ روپیہ = ۱ شلنگ ۶ ۳/۴ پنس پیرس ۱۰۰ روپیہ = ۱۰۷۰ فرانک نیویارک ۱۰۰ ڈالر = ۲۶۸ ۱/۴ روپے ہانگ کانگ ۱۰۰ ڈالر = ۸۳ ۱/۲ روپے شنگھائی ۱۰۰ ڈالر = ۸۰ روپے سنگاپور ۱۰۰ ڈالر = ۱۵۶ روپے ٹوکیو ۱۰۰ ین = ۷۷ ۱/۲ روپے جاوا ۱۰۰ روپیہ = ۷۱ ۱/۸ گلڈر برلن ۱۰۰ روپیہ = ۹۱ ۱/۲ مارک

بہرام پور ۲۴ر اکتوبر۔ بنگال کے مسلم طلبہ کی کانفرنس میں ایک قرارداد کے ذریعہ اس امر کا مطالبہ کیا گیا کہ بلدیہ کلکتہ کے قانون میں ترمیم کر کے مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کا سامان مہیا کیا جائے۔ دوسری قرارداد میں کلکتہ یونیورسٹی سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ سینیٹ اور سنڈیکیٹ میں مسلمانوں کی کافی نمائندگی کا یقین دلائے ایک اور قرارداد کے ذریعہ حکومت بنگال سے مطالبہ کیا گیا۔ وہ کلکتہ یونیورسٹی کو مجبور کرے۔ کہ وہ "سری" اور "کنول لالہ" کے مشرکانہ نشان کو ترک کر دے۔

پٹیالہ ۲۴ر اکتوبر۔ "پرتاپ" ۲۶ر اکتوبر لکھتا ہے کہ مولوی حبیب الرحمن لدھیانوی پٹیالہ سے فارغ ہوتے ہی بجنور بھاگ گئے ہیں۔ تاکہ وہاں جمہور مسلمانوں کے نمائندہ کے خلاف اور کانگرسی امیدوار کے حق میں پراپیگنڈا کریں۔

چٹاگام ۲۴ر اکتوبر۔ دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت کوتوالی اور ڈبل مورنگ تھانوں کے درمیان دو ماہ تک اجلاس منعقد کرنا ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ یہ اقدام کرشک پرجا پارٹی کے دو مخالف گروہوں کی مخالفت کی وجہ سے عمل میں لایا گیا ہے۔

لاہور ۲۴ر اکتوبر۔ زمیندار رؤسائے پنجاب نے ۲۳ر اکتوبر کو وائسرائے ہند کی خدمت میں ایک ایڈریس پیش کیا۔ راجہ نریندرناتھ نے ایڈریس پڑھا۔ جس کا جواب دیتے ہوئے ہز ایکسیلنسی نے کہا۔ آپ نے سپاسنامہ میں فرقہ وار مسئلہ کی طرف بھی اشارہ کیا ہے۔ مجھے ان کوششوں کا اچھی طرح علم ہے۔ جو اس سلسلہ میں نہ صرف آپ کی وزارت نے بلکہ پارٹی لیڈروں اور مختلف فرقوں کے رہنماؤں نے غلط فہمیوں کو دور کرنے اور مختلف فرقوں میں امن و ہمدردی کے جذبات پیدا کرنے کے لئے کی ہیں۔ یہ پنجاب کے مستقبل کے لئے نہایت ضروری ہے کہ اس قسم کی غلط فہمیوں اور مشکلات کا ازالہ کیا جائے۔ اس سلسلہ میں اس صوبہ میں جو کوششیں ہو رہی ہیں۔ اس کی میں دلی تائید کرتا ہوں۔

کلکتہ ۲۴ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ کانگرس کی مجلس عاملہ اپنے اجلاس میں کانگرس کی صدارت کے متعلق فیصلہ کر دے گی۔ ظاہر ہے کہ ان کی نظر انتخاب سوائے سبھاش چندر

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی